روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۷ / ۳۹ | ہفتہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۹ ہجری، ۶ ہجرت ۱۳۶۸ ہش ۶ مئی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۰۳

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کیمطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لمحہ تائید و نصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو اجرام سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور اُن کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان ان کی پرستش کی طرف جھک پڑے ہیں اور انہوں نے اُن میں صفاتِ الٰہیہ کو مان لیا۔ جیسے ہندو یا اور دوسرے بُت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چھپتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر وہ کہیں بھی تو اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں وہ ذرا سورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں۔

ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیتِ دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے۔ اور حقیقت میں جو لوگ قبولیتِ دعا کے قائل نہیں ہیں اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۴ و صفحہ ۲۰۵)

"یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصوّر کرے، یقین کرے، پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دعاؤں کو سُن لے گا۔ اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بیشمار ہیں اس نے انسانی تکمیل کیلئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں۔ اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے۔ وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا۔ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا۔

مَیں ان باتوں کو کبھی نہیں مان سکتا۔ اور درحقیقت یہ جھوٹے قصّے اور فرضی کہانیاں ہیں۔ کہ فلاں فقیر نے پھونک مار کر یہ بنا دیا اور وہ کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سُنت اور قرآن شریف کے خلاف ہے اس لئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۵ صفحہ ۲۰۶)

• مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد چند یوم سے شدید بیمار ہیں۔ محترم چوہدری صاحب موصوف سلسلہ احمدیہ کے بہت پرانے اور مخلص خادم ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے اور فعال خدمت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

• میری ممانی جان امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ساکن ماڈل ٹاؤن۔ لاہور بہت بیمار ہیں اور اتفاقیہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ

برادرم عزیزم پروفیسر ڈاکٹر نصیر اے بشیر عرصے سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں اور زیر علاج ہیں۔ تمام ٹیسٹوں کے باوجود ابھی تک بخار کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ علاج سے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ایم ایس سی ہیں پنجاب کے گولڈ میڈلسٹ ہیں۔ آپ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایم۔ ڈی بھی ہیں۔ جو میڈیسن کی اعلیٰ ڈگری ہے۔ بلکہ امریکہ ہی کے پی ایچ ڈی بھی ہیں۔ آپ انٹرنیشنل سوسائٹی فار کلینیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی (امریکہ) کے رکن ہیں۔ اسی طرح امریکن سوسائٹی فار میڈیکل ٹیکنالوجی (یو۔ ایس۔ اے) کے رکن بھی ہیں۔ آپکو ایسوسی ایشن آف کلینیکل سائینٹسٹس (یو۔ ایس۔ اے) کی رکنیت کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپکے کوائف اور سائینسی کامیابیوں کا مندرجہ ذیل تین معزز اداروں میں بھی تذکرہ درج ہے۔

WHO IS WHO IN AMERICA-USA
WHO IS WHO IN THE WORLD-USA
MEN OF ACHIEVEMENT - UK

یعنی عظیم معرکہ سر کرنے والے لوگ

آپ اس وقت پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں بطور پروفیسر اور صدر شعبہ فزیالوجی ہائی! صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ ہجرت ۱۳۶۸ ہش ۶ مئی ۱۹۸۹ء

انسانیت کا رشتہ

بنگلہ دیش میں پہلے خشک سالی رہی اور خشک سالی بھی اتنی کہ گویا قحط کے آثار نمودار ہو گئے۔ پھر صدرِ مملکت کی معیت میں قوم نے نماز استسقاء ادا کی اور اللہ تعالیٰ نے مضطروں کی دعا سُن لی اور دعا بھی اتنی جلدی سُن لی کہ کہتے ہیں کہ نصف گھنٹہ میں بارش شروع ہو گئی اور خوب بارش ہوئی۔ لیکن اس کے بعد شدید طوفان آیا اور ایک ہزار افراد جاں بحق ہو گئے اور اس سے کئی گنا بے گھر۔ طوفان کی شدت کا یہ عالم تھا کہ بھرے ٹرک۔ اور آپ اندازہ کریں کہ بھرا ٹرک کتنا وزنی ہوتا ہے۔ اُلٹ گئے اور لڑھک گئے۔ ایسے طوفان کے آگے بھلا ٹین اور گھاس پھوس کی بنی ہوئی چھتیں اور مکان کہاں ٹھہرتے۔ ایسے ہی موقعوں پر کہا جاتا ہے کہ قیامت کا نمونہ دیکھنے میں آگیا۔ دنیا بھر نے بنگلہ دیشیوں کی اس مصیبت کے وقت میں مدد کی ہے اور ہمارا سر بھی فخر سے اونچا ہے کہ ہمارے ملک پاکستان نے بھی مدد کا ہاتھ بڑھایا ہے۔

ویسے تو انسان کو یوں بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ انسانیت کا رشتہ کتنا مضبوط ہے لیکن ایسے مواقع پر جب لوگ دھڑا دھڑ مدد کے لئے آگے بڑھتے ہیں تو یہ بات اور بھی محکم رنگ میں سمجھ آجانی چاہیئے کہ سب اختلافات عارضی ہیں مضبوط رشتہ انسانیت ہی کا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مذہب کا رشتہ بہت مضبوط ہے لیکن اگر مذہب کا رشتہ ایسا بنا لیا جائے کہ دوسرے انسانوں کو انسان ہی نہ سمجھا جائے تو یہ رشتہ نہیں رہتا تعصب کی حدوں کو چھونے لگتا ہے اور جو مذہب تعصب سکھائے اور تعصب بڑھائے اسے دور ہی سے سلام کرنا چاہیئے۔

پس آئیے ہم اپنے اپنے عقائد اور نظریات کے ساتھ انسانیت کے رشتے کی قدر کرنا سیکھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ احمدیت کی اس دوسری صدی میں ہم ساری دنیا کی بہبود کے پروگرام بنائیں گے۔ ساری دنیا کی خدمت کریں گے۔

کب تک کوئی گھر سے باہر ہو کب تک کوئی دور وطن سے رہے
کب تک نقارے بجتے رہیں کب تک کوئی منہ سے کچھ نہ کہے
اوروں نے تو باتوں باتوں میں بیداد کا رونا رویا ہے
ہم ہیں کہ ستم کی راتوں میں بھی آنکھوں سے آنسو نہ بہے

——— ابو الاقبال

سو سال گواہی دیتے ہیں

جنت کا نقشہ ہے کہ نہیں گھر بار ہمارا دیکھا ہے
یہ شہر ہمارا دیکھا ہے بازار ہمارا دیکھا ہے؟

ہم کم ہی زباں پر لاتے ہیں ہم دل کے راز چھپاتے ہیں
حق کہنے پر جب آتے ہیں اظہار ہمارا دیکھا ہے؟

ہم دل کا رشتہ جوڑ چکے اور دنیا سے منہ موڑ چکے
یہ پیار ہے پیارے پیار اپنا یہ پیار ہمارا دیکھا ہے؟

سرکار مدینے والی ہے دربار ہے اپنے اللہ کا
سرکار ہماری دیکھی ہے دربار ہمارا دیکھا ہے؟

ہم جس کی خاطر جیتے ہیں ہم جس کی خاطر مرتے ہیں
جو پاس ہمارے رہتا ہے وہ یار ہمارا دیکھا ہے؟

دل اس کی مٹھی میں اپنا جاں مال ہتھیلی پر اپنی
سب کچھ دے کر اس کو پایا بیوپار ہمارا دیکھا ہے؟

ہر کرب و بلا کے معرکے میں وہ حوصلہ ہم کو دیتا ہے
دلداری کیسی کرتا ہے دلدار ہمارا دیکھا ہے؟

سو سال گواہی دیتے ہیں اللہ پہ بھروسہ ہے ہم کو
کٹتے بھی رہیں تو ہٹتے نہیں "پندار" ہمارا دیکھا ہے؟

ہم خالی ہاتھوں پر حملے جو کرتے ہیں وہ مرتے ہیں
خالی تو نہیں یہ دستِ دعا ہتھیار ہمارا دیکھا ہے؟

جو ہم پہ مظالم ڈھاتے ہیں ہم ان کی خدمت کرتے ہیں
ہم دوست ہیں اپنے دشمن کے ایثار ہمارا دیکھا ہے؟

ان سچی سچی چیزوں کی اب قدر زمانے بھر میں ہے
گفتار ہماری دیکھی ہے کردار ہمارا دیکھا ہے؟

——— راجہ نذیر احمد ظفر ———

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد منور صاحب سابق مربی سلسلہ مشرقی افریقہ

میرے محترم اساتذہ

قسط نمبر ۲ آخری

ایک روز معمول کی پڑھائی کے بعد حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے فرمایا کہ داعی الی اللہ کی حیثیت بھی کچھ سائل جیسی ہوتی ہے۔ وہ ہر دروازہ پر دستک دیتا ہے۔ کہیں سے اسے دھتکار پڑتی ہے۔ اور کہیں اسے خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ گو وہ کچھ مانگنے نہیں جاتا بلکہ کچھ دینے ہی جاتا ہے لیکن عوام کا سلوک اس سے مختلف ہوتا ہے۔

بعد میں جب مجھے اس میدان میں قدم رکھنے کا موقع ملا تو اس مثال کی خوب سمجھ آگئی۔ اور اب میں اسے ایک حقیقت ثابتہ کی طرح جانتا ہوں۔ اس وقت مجھے وہ عظیم تاریخی واقعات یاد آرہے ہیں جن کا تعلق بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ جب حضورؐ طائف والوں کو توحید کا سبق پڑھانے تشریف لے گئے تو وہاں کے سرداروں نے غنڈوں کو آپ پر مسلط کر دیا۔ جنہوں نے پتھر مار مار کر آپؐ کو لہولہان کر دیا۔ اور جب حضور مدینہ تشریف لے گئے تو اہل مدینہ نے آپؐ کے لئے اپنے دل فرش راہ کر دیئے۔ مقدس ذات تو وہی تھی۔ پیغام بھی وہی تھا۔ لیکن نسل انسانی کا ردِّ عمل کس قدر مختلف تھا۔

۱۹۴۴ء میں ہندوستان میں آزادی کا بہت چرچا تھا۔ مگر ہندو اکثریت مسلمان اقلیت کے جائز حقوق دینے سے پہلوتہی کر رہی تھی۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے جذبات اس بارہ میں شدید تھے۔ آپ نے فرمایا:۔

"آزادی دی نہیں جاتی۔ لی جاتی ہے"

فرمایا! مسلمانوں کو اپنے حقوق لینے کیلئے پوری جد وجہد کرنی چاہیئے پھر مشہور مصری راہنما زاغلول پاشا کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ہندوؤں کو کس بات کا ڈر ہے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ ہندوستانی اقلیتوں کو انکے حقوق سے زائد دے کر ان کو مطمئن کرتے۔ جیسا کہ زاغلول پاشا نے مصر میں تجویز کیا تھا۔

حضرت مولانا ابوالعطاء سے پہلے کلام کا مضمون حضرت مولانا قاضی محمد نذیر لائل پوری پڑھایا کرتے تھے۔ وہ طلباء سے بالکل گھل مل جاتے تھے اور بڑے دوستانہ رنگ میں شاگردوں کے سوالات کے جوابات دیتے تھے۔ پوری کوشش فرماتے کہ طلباء کی تسلی ہو جائے۔ اور اگر کسی وقت جواب میں تشنگی محسوس کرتے تو گھر جاکر مزید مطالعہ اور تحقیق کرتے۔ اور اگلے روز آکر اس کا نچوڑ پیش کر کے ہماری پوری طرح تسلی کرا دیتے۔ ان کی خواہش تھی کہ اپنے شاگرد کو دلائل سے لیس کر کے میدان میں بھجوائیں تاکہ وہ جرأت اور دلیری سے ہر مشکل سوال کا جواب دے سکیں۔ اور جو تدریس کے لئے منتخب ہوں ان کی علمی بنیاد بھی ٹھوس دلائل پر رکھی جائے۔ تا وہ اپنے شاگردوں کی تشفی کرا سکیں۔

بعد میں جب میں مشرقی افریقہ سے واپس آکر کبھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور نئے مسائل کے بارہ میں استفادہ کرتا تو بڑی خوشی کا اظہار فرماتے۔ اگر کسی وقت میری جرح میں سختی محسوس کرتے تو مسکرا کر فرماتے "آخر آپ شاگرد تو ہمارے ہی ہیں نا،، اس سے مجھے بہت خوشی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اگلے جہان میں بھی ہمیشہ مسکراتا اور خوش و خرم رکھے۔

ہمارے دو اساتذہ پٹھان تھے۔ دونوں کی طبائع میں بڑا فرق تھا حضرت مولانا ارجمند خاں صاحب بڑے وجیہہ، بارعب اور صاحب دبدبہ تھے۔ شاگردوں کو ان کے سامنے بات کرنے کا حوصلہ کم ہی ہوتا تھا۔ لیکن پڑھانے کا حق ادا کر دیتے تھے۔ پرانے منطق و فلسفہ کی کتب ہم نے ان سے پڑھیں۔ مضمون کو کئی بار دہراتے اور کوشش فرماتے کہ طالب علم اسے کلاس ہی میں سمجھ لے۔ بلکہ ازبر کرے۔ اگر کسی طالب علم کو دیکھتے کہ پوری طرح متوجہ نہیں یا دلچسپی نہیں لے رہا تو اسے متوجہ کر کے نظریں اس پر گاڑ کر پورے جوش اور ولولہ سے سارا مضمون ایک بار پھر دہرا دیتے۔ ایسے میں ان کا سرخ و سفید چہرہ اور بھی سرخ ہو جاتا اور بعض دفعہ پسینہ سے شرابور ہو جاتے۔

پروفیسر ہونے کے علاوہ وہ ہمارے ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔ فجر کی نماز کے لئے روزانہ طلباء کو نیند سے بیدار کرتے۔ ان کی گرجدار آواز اب تک کانوں میں گونجتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے۔

دوسرے پٹھان پروفیسر حضرت صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب تھے۔ ان کی طبیعت میں شرمیلا پن حد سے زیادہ تھا۔ بہت کم ہنستے تھے۔ مسکراتے وقت بھی دو تین انگلیاں ہونٹوں پر رکھ لیتے۔ بہت کم گو تھے لیکن سبق پوری دلچسپی سے پڑھاتے تھے۔ ان سے ہم نے مؤطا حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پڑھا تھا۔

محترم صاحب زادہ صاحب حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب رئیس علاقہ خوست، افغانستان کے چھوٹے فرزند تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی وجہ سے حضرت سید عبداللطیف صاحب کو سنگسار کر دیا گیا تھا۔ اس وقت محترم قدسی صاحب کی عمر پانچ چھ سال کی تھی۔ تاہم اس حادثہ کا اثر ان کی طبیعت پر زندگی بھر رہا۔ شاید ان کی کم گوئی کی وجہ بھی یہی ہو۔ محترم قدسی صاحب بڑی گہری سوچ کے مالک تھے۔ اردو اور فارسی میں شعر بھی کہتے تھے۔ ان کے اشعار اردو روزناموں میں چھپتے تھے ان میں سوز و غم کی چاشنی بہت زیادہ ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں ان کے غموں کا عظیم بدلہ اپنے پیار اور قرب کے رنگ میں انہیں اور ان کے مقدس باپ کو عطا فرمائے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کا اس لئے بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے والد محترم کو میرے وقف کے بارہ میں قائل کیا۔ ابا جان میرے وقف زندگی کے حق میں نہیں تھے۔ ان کا خیال تھا کہ میں ان کی طرح ڈاک خانہ میں ملازمت اختیار کر کے آخری طور پر داعی الی اللہ کی خدمات بجالاؤں۔ حضرت مولانا صاحب نے ان کے اس جذبہ کی قدردانی کرنے کے باوجود فرمایا کہ بعض دفعہ جماعت کو ایسی جگہ داعی الی اللہ بھجوانے ہوتے ہیں جہاں ایک ملازم پیشہ نہیں جاسکتا یا ملک سے باہر آدمی بھجوانے کی ضرورت ہوتی ہے جہاں سرکاری ملازم کسی طور نہیں جا سکتا۔ اس لئے وقف زندگی کا شعبہ وہ کام کرتا ہے جو ایک مخلص ترین ملازم فرد نہیں کر سکتا۔ نیز فرمایا کہ واقف زندگی کا میدان عام لوگوں سے بہت وسیع ہوتا ہے۔

حضرت پرنسپل صاحب نے مجھ پر یہ احسان فرمایا کہ مدرسہ احمدیہ پاس کئے بغیر مجھے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس طرح میں زندگی کی ایک نئی شاہراہ پر گامزن ہو گیا۔

کسی مہرباں نے آکے میری زندگی سجادی!
میرے دل کی دھڑکنوں میں نئی آرزو جگادی

کیا آپ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز ادا کیا کریں۔ نماز کے بعد بڑے وقار کے ساتھ بیت سے باہر نکلیں اور جو کچھ خطبہ میں سنا ہو وہ اُن دوستوں کو بتائیں جنہوں نے نہ سُنا ہو۔ اس طرح وہ نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کا باعث بنیں گے۔

چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرب انور محمود خان ایم ایس سی۔ ایم بی اے۔ لاس اینجلس امریکہ

قسط ۳ آخری

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب

دست عزرائیل میں مخفی ہیں سب رازِ حیات
موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی

اطاعتِ امام کی ایک درخشندہ مثال۔ ۳۴ سال کی پختہ عادت ترک کر دی

ہمارے خاندان میں پان اور تمباکو اور قوام استعمال کرنے کی عادت یوپی کے ماحول کے مطابق عام تھی۔ چنانچہ حضرت دادا جان جب حضرت فضل عمر کے ہمراہ ۱۹۲۴ء میں یورپ تشریف لے گئے تو اپنے ہمراہ پان اور تمباکو کا مکمل اہتمام کر کے روانہ ہوئے۔ حضرت ابا جان کو بھی آٹھ سال کی عمر سے تمباکو اور قوام کھانے کی عادت پڑی۔ اور تقریباً ۳۴ سال تک آپ تمباکو اور قوام استعمال کرتے رہے۔ ایک مرتبہ حضرت فضل عمرؓ نے کراچی میں ایک خطبہ میں عادتوں کے مضر اثرات کے بارے میں جماعت کو توجہ دلائی اور اس خطبہ میں حضرت دادا جان کا بھی ذکر فرمایا نیز یہ بھی فرمایا کہ ان کے بعض بچوں کو بھی تمباکو نوشی کی عادت ہے حضرت ابا جان (جو کہ اطاعت امام کا حسین شاہکار تھے) نے سید شرافت حسین صاحب کی دوکان پر حضور کے اس خطبہ سے متاثر ہو کر تمباکو نوشی کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا اور ۳۴ سالہ اس پختہ عادت کو حرفِ غلط کی طرح اپنی زندگی سے مٹا دیا جو لوگ سگریٹ یا تمباکو وغیرہ کی عادت کے شکار ہیں وہ اس بات کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اتنی دیرینہ عادت کو ترک کرنا عظیم الشان قوت ارادی چاہتا ہے اور اکثر اس میں ناکامی ہوتی ہے۔ لیکن حضرت ابا جان نے امامِ وقت کی منشاء کو اپنی زندگی پر محیط کیا ہوا تھا۔ اس لئے یہ بات ان کے لئے بہت آسان ہو گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کی توفیق عطا کی۔ اور آپ نے سید صاحب کی دوکان پر قوام کی ایک درجن بوتلیں کوڑے میں پھینک دیں جو اسی صبح خرید فرمائی تھیں۔

مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور عزتِ نفس

مخلوق خدا سے عام ہمدردی آپ کے اخلاق کا ایک نمایاں جزو تھی۔ ایک دفعہ کسی غیر از جماعت خاندان میں کوئی وفات ہو گئی اور اس خاندان کے اکثر افراد بیرونِ شہر کاروبار پر گئے ہوئے تھے۔ اس خاندان کی بعض خواتین نے حضرت ابا جان سے درخواست کی کہ تجہیز و تکفین کا انتظام کروا دیں۔ چنانچہ حضرت ابا جان نے جملہ انتظامات کروا دیئے۔ اس خاندان کے مرد جب واپس شہر آئے اور انہیں یہ اطلاع ملی کی کسطرح محبت اور خلوص کے ساتھ ابا جان نے یہ تمام انتظامات کروائے اس عمدہ رویہ سے متاثر ہو کر اس خاندان کے لواحقین نے ایک بھاری رقم محترم ابا جان کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کی۔ اور ہمارے گھر لے کر آئے۔ حضرت ابا جان (جنکے رگ و ریشہ میں عزتِ نفس کا خمیر تھا) نے صاف انکار کر دیا۔ یہ بات اس غیر از جماعت خاندان کو بہت عجیب لگی کیونکہ یہ امر ان کے لئے خلافِ معمول تھا جسکے وہ ہمیشہ سے عادی تھے۔ چنانچہ انہوں نے بہت اصرار کیا اس پر حضرت ابا جان نے فرمایا کہ میں اس صورت میں اسکو قبول کروں گا کہ آپ یہ رقم احمدیہ ہال کے نام پر ادا کریں وہ اس بات پر راضی ہو گئے چنانچہ حضرت ابا جان یہ چیک لیکر چوہدری عبداللہ خان صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے احمدیہ ہال کی تعمیر کے لئے ایک رقم بھجوائی ہے اور وہ جملہ رقم امیر صاحب کو دے دی۔

ان گنت بے روزگاران کی امداد کی اور بے شمار سفارشی خطوط غرباء کے روزگار کی فراہمی اور مفت طبی امداد کے لئے لکھے۔ مگر ساری زندگی کبھی بھی اپنی ذات کے لئے کسی سے کسی قسم کی ذاتی مراعات یا امداد کے لئے دست سوال دراز نہ کیا بلکہ قناعت اور توکل علی اللہ کی جیتی جاگتی تصویر بنے رہے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ساری زندگی کبھی ایسا لمحہ نہ آیا کہ مجھے کسی چیز کی جائز ضرورت ہو اور میرے خدا نے ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر میری اس ضرورت کو اپنی جناب سے پورا نہ فرمایا ہو۔ اور اکثر ان الفاظ کو بیان کرتے وقت آپکی آواز گلوگیر ہو جاتی تھی۔ دُعا آپکی زندگی کا سب سے اہم جزو تھا اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف اور تسبیحات کا ورد آپکی زبان پر رہتا۔ اکثر خاکسار کے بچوں پر سورۃ فاتحہ اور درود پڑھ کر دم کرتے تھے۔ کبھی بھی ہم بچوں میں سے کوئی کسی کامیابی کا ذکر کرتے وقت "خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ" کے الفاظ بھول جاتا تو ہمیشہ فرماتے شرک کر رہے ہو ہمیشہ یہ کہو خدا تعالےٰ نے یہ کیا اور اپنی ذات اور اپنی کوششوں کو ہمیشہ پیچھے رکھو اور خدا تعالیٰ کی ذات کو مقدم رکھو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپکی کتب سے عشق

بحیثیت ایک مربی آپکو یہ خصوصیت حاصل رہی کہ آپکو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات اور آپکی کتب سے بے حد عشق تھا آپ نے بے شمار مرتبہ حضور کی تصانیف کا مطالعہ فرمایا خاکسار ابھی چوتھی جماعت میں تھا مجھے فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا میں سلسلہ کی ہر کتاب دو خریدتا ہوں ایک اپنے واسطے اور ایک تمہارے لئے۔ اور باقاعدہ سلسلہ کی کتب زیر مطالعہ رہتیں۔

حضور کی کتب کے بے شمار حصص آپکو زبانی یاد تھے۔ اکثر آپکی تقاریر میں ہم سب نے الوصیت کے صفحات۔ آئینہ کمالاتِ اسلام کی عبارتیں اربعین کے مختلف حصص۔ تحفہ گولڑویہ۔ حقیقۃ الوحی۔ کشتی نوح۔ درثمین اردو۔ فارسی۔ قصائد عربی اور فارسی کے بے شمار اقتباسات اکثر و بیشتر سماعت کئے ہیں۔ بالخصوص حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت بانی سلسلہ کا کلام آپکو خوب یاد تھا۔ اور آپکی تقاریر کی جان یہی قیمتی جواہر اور آپ کا انتہائی دلکش اندازِ بیان تھا جو ہر کان پر ساحرانہ اثر کرتا تھا۔

طریق استدلال پر حضرت بانی سلسلہ کے شاگردی حیثیت سے خاصا عبور حاصل تھا۔ اس علم کلام کی جھلک آپکی ہر تقریر میں نظر آتی تھی۔ خدا تعالیٰ نے آپکو غیر معمولی یادداشت عطا کی تھی اور سلسلہ کی ضرورتوں میں اس علم کے باقاعدہ استعمال سے یہ تمام عبارتیں آپکی روزمرہ گفتگو کا حصہ بن چکی تھیں۔

ایک دفعہ خاکسار سے دینی امور پر گفتگو کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ حضور کی کتب کا جس کو شغف ہو جائے اور اسکو ان پر عبور حاصل ہو جائے تو دعوت الی اللہ کی راہ میں خدا تعالیٰ وہ فراست عطا کر دیتا ہے جس کا خود کو یقین نہیں آتا، علم حاصل کرنے کا اصل ذریعہ تبلیغ ہے جسقدر تبلیغ کرو گے اسقدر علم میں وسعت پیدا ہو گی۔

حضرت ابا جان کا ساحرانہ طرزِ خطابت

آپکے حالات زندگی نامکمل رہ جاتے ہیں اگر آپکی اس انتہائی نمایاں خداداد قابلیت کا ذکر نہ کیا جائے جس نے لاکھوں احمدیوں کے قلوب پر ایک مسحور کن اثر چھوڑا ہے۔ آپکی تقاریر کیا باعتبار علمیت اور کیا بلحاظ اسلوب بیان اور بالخصوص روانیٔ بیان اسقدر نمایاں مقام رکھتی تھیں کہ آپ جلسہ سالانہ کے مستقل مقرر قرار پائے اور آپکو جماعت احمدیہ کے شعلہ بیان مقررین میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بلند آواز ورثہ میں عطا کی تھی۔ اور اُردو زبان پر عبور بھی کسی قدر کوشش اور کسی قدر ورثہ میں عطا ہوا۔ خیالات کو فوری طور پر ایک عمدہ طور پر مرتب کر کے فی البدیہہ پیش کرنے میں آپ یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ دعویٰ اور دلیل کا ربط اور تقریر میں حاضرین کی توجہ کو جذب کرنے کی صلاحیت آپکی قوت خطابت کے نمایاں اجزائے ترکیبی تھے۔ تقریر چاہے چند منٹ کی ہو یا چند گھنٹوں کی نہ ہی آپ کبھی عنوان سے کنارہ کشی کرتے اور نہ ہی مرکزی خیال سے قطع نظر کرتے۔ ابتدا سے انتہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک سامعین کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے آپکی تقاریر میں نہ صرف آواز کا زیر و زبر نظر آتا بلکہ لطائف اشعار واقعات اور بالخصوص اقتباسات قرآن و حدیث اور کتب سلسلہ جو کہ آپ کی تقاریر میں یوں بیان ہوتی تھیں جیسے کوئی کتاب دیکھ کر پڑھ رہا ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ انتہائی خلوص سے اپنی تقاریر میں سامعین سے مخاطب ہوتے ایسا لگتا تھا کہ ہر لفظ آپکے دل سے نکل رہا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے "ہر بات جو دل سے نکلتی ہے اثر کرتی ہے"۔ خدا تعالیٰ نے آپکو اسقدر وسعت علم عطا کی تھی کہ اکثر ایسا ہوا کہ کسی عنوان پر تقریر کی تیاری کے دوران آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا اصل تقریر میں بالکل مختلف زاویۂ نظر سے اس عنوان پر روشنی ڈالی یہ ایک اسقدر دلچسپ امر تھا جسکا ہمارے گھر میں اکثر ذکر ہوتا۔ حضرت ابا جان، ہم سب سے فرماتے بیٹے دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے مناسب حال تقریر کرنے کی توفیق دے۔ تو ہم سب جواباً عرض کرتے کہ آپ نے جو تقریر جلسہ میں کرنی ہے وہ تو نہ تیار ہوئی ہے اور نہ ہوگی ویسے آپ نے جو خیالات اب تک جمع کئے ہیں، ہم اُسکو سننا چاہتے ہیں۔ یہ بات اصل میں آپکے وسیع العلم اور زرخیزیٔ دماغ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ہمارا ہم تقریر سے قبل خصوصی دعا ضرور کرتے اور کرواتے۔ حضرت بانی سلسلہ کے علم کلام اور اسلوب بیان سے بے حد متاثر تھے اور اکثر اسکو اپنانے کی مشق کرتے تھے۔ مجھے ایک دفعہ فرمایا کہ میں اپنے لئے موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا ضرور کرتا ہوں۔

کہ اے خدا میرا سینہ کھول دے۔ میرے معاملات آسان کر دے۔ میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔

خدا تعالیٰ نے آپکی ان شبانہ ادعیہ کو قبول کیا اور آپ جماعت احمدیہ کے نامور مقرر بن گئے۔

توکل علی اللہ اور ایک الٰہی نشان

اللہ تعالیٰ کے رستہ میں اپنی وفات سے ایک سال قبل خدا تعالیٰ نے آپکو یہ توفیق عطا فرمائی کہ آپ سیدنا امام جماعت احمدیہ کی معیت میں اسپین تشریف لائے اور اسپین سے خاکسار کی درخواست پر امریکہ تشریف لائے۔ اسپین میں سفر کے دوران آپکے پاؤں میں زخم ہو گیا ذیابیطس کی وجہ سے آپکو اس کا احساس نہ ہوا امریکہ تشریف لاتے وقت یورپ میں ایک ٹریول ایجنٹ نے ٹکٹ فروخت کرتے ہوئے حضرت ابا جان کو تحریک کی کہ وہ ٹریول انشورنس بھی خرید لیں تاکہ سفر میں بیماری کے اخراجات وغیرہ کی وجہ سے دقت نہ ہو۔ اس پر حضرت ابا جان نے فرمایا "میاں ہماری انشورنس خدا کے پاس ہے اور مجھے کسی انشورنس کی ضرورت نہیں"۔

جب امریکہ تشریف لائے تو اس زخم میں شدت ہو گئی۔ عید الاضحیہ کے خطبہ کیلئے تشریف لے گئے۔ بعد نماز آپ کو اس انفکشن کی وجہ سے سردی لگی اور تیز بخار چڑھ گیا۔ خاکسار ایک مقامی ڈاکٹر کے پاس لے گیا مگر اس علاج سے تسلی نہ ہوئی اس پر خاکسار نے ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب (جو کہ یہاں آرتھوپیڈک سرجن ہیں) کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے اگلے دن اپنے مکان پر آپ کا معائنہ کیا اور فرمایا کہ انفکشن بہت زیادہ ہے۔ اور مشورہ دیا کہ ہسپتال میں داخل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں آپ نے LOSALTOS HOSPITAL میں ایڈمنسٹریٹر سے بات کر کے حضرت ابا جان کو داخل کروایا۔ امریکہ کے طریق کار کے مطابق تقریباً ہر شخص کے پاس ہیلتھ انشورنس ہوتی ہے جو کہ باقاعدہ خریدنی پڑتی ہے یا ۶۵ سال سے زیادہ عمر والوں کے لئے جو امریکن شہری ہوتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے یہ انتظام مہیا ہے۔ حضرت ابا جان کے سلسلہ میں نہ پرائیوٹ انشورنس خریدی جا سکتی تھی اور غیر ملکی شہری ہونے کے باعث گورنمنٹ کی انشورنس بھی نہ مل سکی۔ چنانچہ ہسپتال میں داخلہ کے وقت عملہ نے خاکسار سے پوچھا کہ کونسی انشورنس ہے یا اخراجات کی نقد ادائیگی ہوگی۔ خاکسار نے بتایا کہ نقد ادائیگی کی بنیاد پر داخلہ کرایا جا رہا ہے۔ نیز یہ بتایا کہ ایڈمنسٹریٹر سے بات چیت ہو گئی ہے۔ حضرت ابا جان ۱۱ یوم تک زیر علاج رہے۔ تین مختلف ڈاکٹروں نے باقاعدہ علاج کیا تین چار اپریشن کئے گئے۔ ۱۱ دن کے قیام کے کل اخراجات تقریباً ۱½ لاکھ روپیہ آئے۔

خاکسار نے حضرت ابا جان سے عرض کی کہ آپ بالکل بے فکر رہیں ضرورت پڑی تو میرا مکان حاضر ہے اس کو بیچ کر یا رہن پر قرض لے کر یہ رقم ادا ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ہسپتال کے افسر نے جو کہ یہودی مذہب سے متعلق تھا اور جس کو یہ علم تھا کہ حضرت ابا جان دین حق کے ایک سرگرم داعی ہیں ان سب باتوں کے باوجود یہ تمام اخراجات معاف کر دیئے اور ایک پیسہ بھی کسی کو نہ دینا پڑا اسی طرح محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب اور ان کے رفقاء کار نے بھی کوئی فیس نہ لی اس طور پر خدا تعالیٰ نے حضرت ابا جان کی بات نہایت شاندار طریق پر پوری فرمائی "ہماری انشورنس خدا تعالیٰ کی ذات ہے"۔

امریکہ کی سرزمین میں یہ واقعہ ایک معجزہ سے کم نہیں کیونکہ یہ ایک نہایت غیر معمولی بات ہے جو یہاں ناممکنات میں شمار کی جا سکتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے اس بندے کے لئے خارق عادت نشان دکھایا

حضرت بانی سلسلہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو ایک عالم دکھاتی ہے

حضرت ابا جان کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے آخری وقت کے بارے میں بھی قبل از وقت مطلع کر دیا تھا۔ چنانچہ ۲ اور ۳ اگست کی درمیانی رات کو حضرت ابا جان نے رویاء دیکھا جس میں آپ نے دیکھا کہ حضرت فضل عمر تشریف لائے ہیں اور محترم ابا جان کو پیار سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں مالک چلو اب وقت ہو گیا ہے اور پھر ابا جان کا ہاتھ پکڑ کر ایک زینہ پر تشریف لے جاتے ہیں آگے آگے ابا جان اور ساتھ عقب میں حضور زینہ پر آپ کے ہمراہ ہیں۔

حضرت ابا جان اس رویاء کے دیکھنے کے بعد اگلے دن دفتر وصایا میں تشریف لے گئے اور ان سے کہا کہ میرا حساب کتاب کر دیں اور مجھے سرٹیفکیٹ دے دیں اس پر دفتر کے عملہ نے کہا کہ مولانا ایسی جلدی کیا ہے ہو جائے گا حساب کتاب بھی مگر حضرت ابا جان کو تو بلاوا آ چکا تھا اس لئے دس بجے اپنے دفتر کے ایک ساتھی کو بھجوایا اور فرمایا کہ میں بحیثیت صدر مجلس کارپرداز آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آج ایک بجے تک میرا سرٹیفکیٹ مجھے مل جائے چنانچہ دفتر نے فوری حساب کتاب کر کے سرٹیفکیٹ تیار کر دیا چنانچہ ۱½ بجے خود دفتر تشریف لائے اور سب کو اپنا سرٹیفکیٹ دکھایا اور اپنے دفتر کے اکاؤنٹنٹ سے فرمایا "کہ میں نے خدا کا حساب چکا دیا ہے اب میری تنخواہ میں سے کچھ نہ کاٹا جائے"۔

سب احباب کو علم ہے کہ سرٹیفکیٹ ملنے کے بعد بھی جو بھی آمدنی ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت ادا کرنا لازمی ہے لیکن اکاؤنٹنٹ سے یہ کہنا کہ اب میری تنخواہ میں سے کچھ نہ کاٹے یہ بتلا رہا ہے کہ حضرت ابا جان کو اپنے آخری وقت کا خوب علم ہو چکا تھا۔ اپنے دفتر کے ایک اور کارکن سے یہ فرمایا کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ میری عدم موجودگی میں میرے دفتر کو تالا لگا رہے یہ بھی ایک انوکھی بات تھی جو آپ نے کی پھر مولانا سلطان محمود صاحب انور کو جمعہ کی صبح ۳½ بجے قبل از نماز فجر فرمایا مولانا دعا کریں سفر لمبا ہے الغرض ان تمام قرائن سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کو بخوبی اپنی واپسی کی اطلاع تھی اپنی وفات سے پہلے ایسے حالات پیدا ہوئے کہ اپنے تمام نواسے نواسیوں اور پوتے پوتیوں سے ملاقات کا خوب موقعہ ملا۔ خاکسار کی بڑی بہن فرحت اختر الدین مقیم حیدر آباد دکن کی بچیوں سے پہلی مرتبہ گذشتہ دسمبر میں ملاقات ہوئی اسی طرح امریکہ میں بیماری کی وجہ سے قریباً دو ماہ خاکسار کو خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ نیز اس ماہ رمضان میں درس قرآن کریم کا ایک دور اپنی نگرانی کے دوران پورا فرمایا۔

خدا تعالیٰ نے بالآخر آپ کی شدید خواہش (جس کا آپ نے ذکر امریکہ میں اپنے ڈاکٹر سے کیا) "کہ میں جب زندگی کا آخری سانس لے رہا ہوں تو اس وقت سلسلہ کی کوئی خدمت بجا لا رہا ہوں"۔ بعینہٖ پورا فرمایا سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے آپ کی خدمات کو جس پیارے انداز میں خراج تحسین پیش فرمایا وہ اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ واقعی خدا سے راضی اور خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے خطبہ ثانیہ (۵ اگست بمقام بیت الاقصیٰ ربوہ) کا متن ملاحظہ فرمائیے:

حضور نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا آج ایک انتہائی دردناک واقعہ کی وجہ سے دل بہت ہی مغموم ہے۔ ایک گہرا زخم لگا، ایک بہت ہی پیارا سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا خادم مولانا عبدالمالک خان صاحب دینی سفر کے سفر پہ جاتے ہوئے شیخوپورہ کے قریب ایک حادثے کا شکار ہو کر انتقال کر گئے۔

مولانا کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے اور مولانا کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور کی آواز بار بار بھرا جاتی رہی۔ احباب جماعت پر بھی شدید غم و اندوہ سے بھری ہوئی اس اچانک خبر کو سن کر صدمے کے مارے سکتے کا عالم طاری ہو گیا اور بیت الاقصیٰ میں احباب کرام کی دبی دبی سسکیاں سنائی دینے لگیں۔

حضور نے فرمایا تھوڑی دیر قبل لاہور سے فون پہ یہ اطلاع ملی ہے ہمارے دل بے حد مغموم ہیں۔ موصوف نہایت فدائی اور سلسلہ کے خادم تھے۔ آپ ہندوستان کے چوٹی کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جس نے اللہ کی خاطر دنیا کی عزت کو ٹھکرایا۔ اور دین کی خدمت کی زندگی قبول کی۔ ان کے والد نے ساری دنیاوی عزتوں کو تج کر حضرت بانی سلسلہ کا دامن تھاما۔ اور اللہ کی خاطر امیرانہ ٹھاٹھ باٹ چھوڑ کر غریبانہ زندگی اختیار کی۔ اسی رنگ میں رنگین ہو کر مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بھی اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کی اور اس وقف کے تقاضوں کو خوب نبھایا۔ گرمی سردی یا کسی مشکل مصیبت میں بھی خدمت دین کا کوئی موقعہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ ابھی کل ہی مجھے ملے اور اپنے اس سفر پہ جانے کی اجازت مانگی اور خدمت دین کے ایک خاصے طویل سفر کا پروگرام پیش کیا۔

حضور نے فرمایا میں نے انہیں کہا آپ کی صحت کمزور ہے۔ آپ کا پاؤں زخمی ہے۔ آپ شوگر کے مریض ہیں، آپ اتنا سفر نہ کریں۔ یہ آپ کی صحت پر بوجھ ہو گا۔ مولوی صاحب نے کہا بوجھ کیا؟ میں تو خدمت دین پر روانہ ہو کر اتنا خوش ہوتا ہوں کہ دل کھل اٹھتا ہے مجھے اجازت دیں کہ میں اس دینی سفر پہ روانہ ہو جاؤں۔ میں تو جتنا سفر کرتا ہوں طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبے کو قبول کیا اور اسی سفر کی حالت میں اپنے پاس بلا لیا۔

حضور نے فرمایا ہمیں کتنا ہی غم کیوں نہ ہو ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔ آنسوؤں کا آنکھوں سے گرنا فطرت کا تقاضا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نے ہمیں نرم دل بنا دیا ہے۔ انسانیت سکھا دی ہے۔ مگر ہم کوئی جزع فزع نہیں کریں گے نہ ہمارے دین نے ہمیں مایوسی کا کوئی سبق دیا ہے۔ افراد مر جاتے ہیں مگر قومیں زندہ رہتی ہیں۔ زندہ قومیں قطعاً اس بات کی پرواہ نہیں کرتیں اور بحیثیت قوم ہم ایک زندہ قوم ہیں جانے والوں کا دکھ ضرور ہے مگر مایوسی کوئی نہیں۔ اللہ چاہے تو ہر جانے والے کے مقابل ہمیں لاکھوں ایسے اور افراد عطا کر دے۔ دعا کریں اور یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ ایک عبدالمالک کو بلائے تو ہم اس کی جگہ سو عبدالمالک پیدا کر دیں گے۔ دنیا کو مخلص خادمان دین کی ضرورت ہے خدا تعالیٰ ہمارا دامن کبھی تنگ نہ کرے۔ ہمارے دلوں کو خدا کے فرشتے تحریک کریں ایک جگہ خالی ہو تو اس کی جگہ ۱۰، ۲۰ نہیں سو آدمی آگے آجائیں اور اس جگہ کو پُر کر دیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(الفضل مورخہ ۶ اگست ۸۳ء)

آخر میں خاکسار تمام قارئین سے التماس کرتا ہے کہ وہ حضرت ابا جان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بانی سلسلہ کے قدموں میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو آپ کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ بالخصوص یہ کہ عبدالمالک کی نسل میں سے بے شمار افراد پیدا ہوں جو عبدالمالک کی جگہ لینے والے بنیں۔ تاکہ ہم سب اپنے دادا جان کے اس شعر کا مصداق بن سکیں۔

کھڑے ہوں روز محشر راستبازوں کی قطاروں میں
ہمارے نام بھی شامل ہوں تیرے جانفشاں ناروں میں

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں...
.... یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو،
کشتی نوح

اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔
نزول المسیح

بچوں کا کالم

نونہالان جماعت

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور آپ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا رہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ آپ کو حاصل رہے) اور آپ اپنے تمام مقاصد میں احسن طریق پر کامیاب ہوں۔ نے احمدیت کے سو سال پورے ہونے اور نئی صدی کے آغاز پر جو پیغام ساری جماعت کو دیا ہے اور جسے ساری دنیا میں شائع کیا گیا ہے اس میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ بڑوں کے ساتھ بچوں کا بھی خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

حضور انور نے یوں خطاب فرمایا:۔

● "میرے بے حد عزیز بھائیو بہنو اور بچو!"

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس پیغام میں کہا ہے وہ نہ صرف بڑوں کے لئے ہے بلکہ آپ کے لئے بھی ہے ہم نے یہ بات اس لئے دہرائی ہے کہ شاید پہلے آپ کو اس بات کا خیال نہ آیا ہو۔ اب آپ اس پیغام کو دوبارہ پڑھیں۔ اور اس طرح پڑھیں کہ اس کا ایک ایک لفظ آپ کو سمجھ آجائے آپ جانتے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا ہو تو اس کے متعلق بات پوری طرح سمجھ میں آنی چاہیئے۔ جو بات سمجھ میں نہیں آئے گی اس پر آپ عمل کیسے کریں گے۔ اور اگر اٹکل پچو سے عمل کریں گے تو ہو سکتا ہے وہ عمل غلط راستے پر قدم مارنے والی بات ہو۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ آپ اس پیغام کو پڑھیں اور سوچ سمجھ کر پڑھیں تاکہ آپ اس پر عمل کر سکیں۔

● حضور انور نے اس پیغام میں ہم سب کے لئے دعائیں بھی کی ہیں۔ اور اب دعاؤں کا نتیجہ حاصل کرنے کے لئے ہم سب کا فرض ہے کہ جس جس بات کے لئے دعا کی گئی ہے اس کے مطابق بننے کی کوشش کریں۔ کوشش تو ہمارا فرض ہے نا۔ نتیجہ خدا کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور اچھی کوشش ہو اور اخلاص سے کوشش کی گئی ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت بھی دیتا ہے۔

● سکول لگے ہوتے ہیں تو خط نہ لکھنے کی وجہ یہ بات بن جاتی ہے کہ وقت ہی نہیں ملتا۔ بس سکول میں بھی پڑھائی اور گھر آکر بھی پڑھائی۔ خط کیسے لکھیں۔ لیکن خط لکھنے کے لئے وقت تو نکالنا چاہیئے نا۔ آپ کو پتہ ہے نا کہ خط لکھنے کی مشق ہو تو اس لئے نمبر زیادہ آتے ہیں کہ امتحان میں ایک سوال تو خط لکھنے کا بھی ہوتا ہے۔ آپ خط لکھتے رہیں گے تو امتحان میں بھی بہت اچھا خط لکھیں گے اور نمبر زیادہ ملیں گے۔

جب سکول بند ہوتے ہیں تو ہوم ورک اور کھیل۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں کہ ان کا بہانہ کر کے۔ یا ان کا ذکر کر کے۔ خط نہ لکھنے کی معذرت کر لی جاتی ہے۔ بھئی یہ بھی کوئی بات نہ ہوئی خط آپ ضرور لکھیں۔

● بعض اوقات کھیلوں سے بھی پتہ چلتا ہے کہ زندگی کیا ہے۔ یا زندگی کی اونچ نیچ کیا ہے۔ آپ نے دیکھا کبھی جہانگیر خان جیت گئے اور کبھی جان شیر خان اس سے بھی ایک سبق ملتا ہے کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ کبھی ہارتے ہیں کبھی جیتتے ہیں۔ اسی کا نام زندگی ہے۔ البتہ کوشش تو یہی ہونی چاہیئے کہ انسان جیتے۔ ہاں اگر نہ جیتے تو کوئی بات نہیں ضرورت سے زیادہ افسردہ نہ ہو۔ کسی قدر تو وہ ہو گا ہی۔ لیکن اگر بہت زیادہ افسردہ ہو جائے تو یہ بری بات ہے۔ اور نقصان دہ بھی۔

● حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک شعر

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جسے خدا سے پیار ہوتا ہے وہ دنیا کی چیزوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ ان سے پیار نہیں کرتا۔ ان کے پیچھے نہیں بھاگتا۔ اور خدا کے حکم کے مطابق ان کو چھوڑنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دنیا کی چیزیں حاصل ہی نہیں کرتا۔ حاصل نہیں کرے گا تو قربان کس طرح اور کیا کرے گا۔ جائز حد تک دنیا کی چیزیں حاصل کرتا ہے لیکن ان سے اس طرح محبت نہیں کرتا۔ کہ اگر کوئی چیز قربان کرنی پڑے تو افسوس لگ جائے۔ اسے خوشی خوشی ان چیزوں کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور یہی بات ظاہر کرے گی کہ وہ خدا تعالیٰ سے پیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنا پیار عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تعارف

مرزا خلیل احمد قمر دھن کے پکے ہیں۔ مطالعے کا انہیں شوق ہے اور حاصل مطالعہ وہ ایسے دلچسپ رنگ میں پیش کرتے ہیں کہ داد دیئے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ چھوٹی چھوٹی کتابوں کی صورت میں انہوں نے کئی موضوعات پر نہایت مفید حوالے پیش کئے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے ان کی ایک باون صفحات کی کتاب "تحریک پاکستان میں جماعت احمدیہ کی قربانیاں" ہے۔ یہ مضمون الفضل ۱۲ اگست ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا تھا۔ اب کچھ اضافے کے ساتھ اس مضمون کو کتابی صورت دے دی گئی ہے۔ اس وقت اس مضمون کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہے کہ سارے پاکستان میں پاکستان کے نظریے اور پاکستان کے قیام کے متعلق متضاد باتیں ہو رہی ہیں۔ کوئی کچھ کہہ رہا ہے اور کوئی کچھ۔ ہر شخص کو جو کچھ وہ سمجھتا ہے کہنے کا حق حاصل ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کرے۔

تاریخ کو کون مسخ کر رہا ہے اور کون نہیں کر رہا۔ اس سلسلے میں اس مختصر سے تعارف میں ہمارے لئے کچھ کہنا ممکن نہیں ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ اس کتاب کی جتنی بھی زیادہ اشاعت ہو جماعت کے لئے خدا کے فضل سے مفید ثابت ہوگی۔ وہ خود کہتے ہیں:

"اس مضمون میں تو جماعت احمدیہ کی قربانیوں کا اجمالی سا خاکہ پیش کیا ہے جب آئندہ زمانے کا مورخ تحریک پاکستان کی تاریخ کا حقائق کی نظر سے جائزہ لے گا تو جماعت احمدیہ کی قربانیوں کی حقیقت اس وقت آشکار ہوگی۔ کہ ایک چھوٹی سی مذہبی جماعت نے تحریک پاکستان اور حصول آزادی کے ہر مرحلے پر کس طرح ذمے دارانہ مدد دی جس کو تحریک پاکستان کے رہنما عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ہر اہم مرحلے پر مشورے کے طالب ہوتے تھے۔"

مرزا خلیل احمد قمر اس موضوع کو ایک سلسلے کے رنگ میں جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق دے۔

(ن س)

اعلان نکاح

● برادرم مکرم وسیم احمد صاحب بھٹی ابن مکرم لطیف احمد صاحب بھٹی سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا نکاح مکرمہ امۃ الحی صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب بھٹی احمد پور شرقیہ سے ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۷ اپریل ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک مکرم ناصر احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بہاولپور نے پڑھا۔

افراد خاندان حضرت اقدس اور قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے باعث برکت بنائے۔

(طاہر محمود خان۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

● میری بیٹی عابدہ نصرت کا نکاح عزیزم مجیب احمد ابن مکرم عبدالمجید صاحب ناصر النور سوسائٹی کراچی کے ہمراہ مبلغ پچیس ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا۔ اعلان نکاح مورخہ ۲۳ مارچ ۸۹ء محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بیت المبارک میں کیا اور رخصتی ۲۵ ۳ کو ہوئی۔ عزیزہ عابدہ نصرت مکرم ۸۹ مولوی محمد شہزادہ خان صاحب کی پوتی اور عزیزم مجیب احمد مکرم مولوی غلام رسول صاحب افغان کا نواسہ ہے۔ اس تعلق کے مبارک اور ہر جہت مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعائے خاص کی درخواست ہے

محمد رفیع خان شہزادہ محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

ولادت

میری بیٹی شاہدہ طلعت اہلیہ محمد اکبر خان تورنٹو کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ ۳ ۸۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ نام محمد عمر خان تجویز ہوا ہے۔ نومولود برادرم محمد اکرام خان شہزادہ ابن مکرم مولوی محمد شہزادہ خان صاحب کا پوتا اور محمد رفیع خان صاحب شہزادہ کا نواسہ ہے۔

درازی عمر خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آصفہ رفیعہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

درخواست دعا

★ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اپنی ہمشیرہ سیدہ بشریٰ طیبہ یوسف صاحبہ اہلیہ سید صدیق یوسف صاحب اور ان کے بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

★ مکرم ارشاد احمد صاحب گلشن راوی لاہور اپنے بھانجے مکرم ممتاز احمد صاحب ورک (مقیم گیمبیا) کو اولاد نرینہ عطا ہونے اور وقف کے جذبہ کے تحت خدمت کی توفیق حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

★ مکرم محمد احمد صاحب درویش محلہ دارالرحمت وسطی کی بیٹی عزیزہ زاہدہ کا فضل عمر ہسپتال میں رسولی کا اپریشن ہوا ہے۔

★ مکرم عبدالرشید صاحب (آف اوکاڑہ) نے عزیزہ جویریہ کی ایف ایس سی کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

★ مکرم منظور احمد صاحب رانجھا ساکن نصیر پور خورد کی بہو صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے انکی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

● میری خوش دامن محترمہ حبیب فاطمہ صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالسلام صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری گھمناں بیماری کے بعد مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۸۹ء دس بجے رات وفات پاگئیں تھیں۔ اسی رات پونے چار بجے وہاں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد ان کا تابوت ربوہ لایا گیا کیونکہ وہ موصیہ تھیں۔

۱۱ اپریل کو نماز جنازہ بعد نماز عصر بیت المبارک میں ادا کی گئی۔ جو مکرم محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں انکی تدفین ہوئی۔ اسکے بعد مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کروائی۔

آپ بہت مخلص اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ سلسلہ کے سب مہمان انکے گھر ہی آکر رہائش رکھتے تھے۔ طعام و قیام کا خود انتظام کرواتیں۔ اور اچھے کھانوں سے تواضع کرتیں اور پھر کھانا جس کے ہاتھ بھجواتیں دریافت فرماتیں کہ مہمان نے کھایا ہے یا انکو کھانے میں کوئی اور چیز پسند ہے۔ تو وہ گھر میں نیا کر فوراً بھجوا دیتیں یہ سلسلہ تا دم حیات ان کا جاری و ساری رہا۔ کیونکہ ان کے میاں ساری عمر اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ اس لئے مہمانی کا حق یہ خود ادا کرتی تھیں۔

جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتی تھیں۔ مثلاً اردگرد کے گاؤں سے لجنہ کا چندہ خود جاکر وصول کرتی تھیں۔ مثلاً جودھالہ۔ کمالا۔ سرنگیاں۔ پنجگھرائیں دیہات سے جو ان کے گاؤں سے ایک میل سے لیکر تقریباً چار میل کے فاصلہ پر تھے۔ اور وصولی سو فیصدی کرتی تھیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں تمام اہل خانہ کو ساتھ لاتیں یعنی گھر میں بعض وقت کسی دوسرے کو ٹھہرا کر اپنے سب لڑکوں لڑکیوں اور پوتوں پوتیوں وغیرہ کو ساتھ لاتیں۔ اور یہ سلسلہ آخر وقت تک جاری رہا اور کبھی بھی زندگی میں جلسہ سالانہ ایسا نہیں گزرا جس پر وہ تشریف نہ لائی ہوں۔ وہ بہت ملنسار اور ہمدرد خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انکے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ کیونکہ ہم سب ان کے غم میں نڈھال ہیں۔ مگر اس کی رضا پر راضی ہیں۔

عبداللطیف خان
واقف زندگی
(صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ)

● میری بیوی مسماۃ ممتاز بیگم صاحبہ مورخہ ۸۹/۴/۱۰ کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئیں۔

موصوفہ نہایت پرہیزگار، نمازی، مخیر، امن پسند، اور سادہ طبیعت تھیں۔ مخلوق خدا کی ہمدردی ان کا شعار تھا۔ جماعت احمدیہ شیخوپورہ شہر نے کثرت سے جنازہ میں شرکت فرمائی۔ اور مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ انکی بلندئ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ تین بیٹے۔ چار بیٹیاں اور انکے ۲۴ بچے بچیاں ہیں۔

(ملک عبدالعزیز خان شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: اخبارِ احمدیہ

کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مخلص محنتی دلیر اور دیانت دار خادم سلسلہ ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ جماعت اور ملک کے اس مایۂ ناز فرزند کی کامل اور عاجل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

محمد علی چوہدری
سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ضرورت اکاؤنٹنٹ

ایک ممتاز صنعتی ادارہ کیلئے تجربہ کار محنتی اور دیانتدار اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کا بی کام پاس ہونا ضروری ہے معقول تنخواہ اور دیگر مراعات۔

درخواستیں مکمل کوائف اور سندات کی نقول۔ امیر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

درخواست ۱۵ دن تک

حمید احمد کلیم پوسٹ بکس نمبر ۲۵ ربوہ

پوسٹل کوڈ نمبر: ۳۵۴۱۰

تلاش گمشدہ لفافہ

ایک عدد لفافہ جس میں ضروری کاغذات ایک عدد ڈرافٹ اور کچھ رسیدیں تھی۔ شاہنواز صاحب کی کوٹھی کے آس پاس کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمادیں۔

مبارک احمد صابر
مکان نمبر ۱/۸ (الوفا)
دارالصدر شمالی ربوہ: فون ۴۶۲

بنگلہ دیش میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے پچھلے دنوں جلسہ بنگلہ دیش (منعقدہ ۳۱، مارچ تا ۳، اپریل ۱۹۸۹ء) میں شرکت کی۔ کہتے ہیں کہ چار ایام میں ۲۸، افراد احمدی ہوئے۔ ڈھاکہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کی حاضری ۳، ہزار تھی۔ پریس اور ریڈیو بھی جلسہ کا چرچا کرتے رہے۔ سات دن تک چراغاں کیا گیا۔ جماعت، خدام اور لجنہ نے اس موقع پر الگ الگ سوونیئر شائع کئے۔

احباب جماعت سے اس مخلص جماعت کی ترقی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے
وہ آسمان پر عزت پائیں گے
——— کشتی نوح

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر۔ ربوہ
فنی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ فون ۵۹۲
الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔
——— مدت کورس ۶ ماہ ———
بیکار نہ رہیئے
ہنر سیکھئے

بے بی ٹانک
BABY TONIC
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس: قیمت ۸/- علاوہ ڈاک خرچ
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکخانہ ۶۰

سرزمین قادیان کا اولین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

عالمگیر جماعت احمدیہ کو
دلی دعاؤں کے ساتھ دوسری صدی کی
پہلی عید مبارک ہو
شیخ کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
منجانب: شیخ انور حمید / ابن شیخ جمال دین صاحب کپورتھلوی

خبریں

★ سندھ میں ایم کیو ایم کے ۳، وزیروں نے کابینہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ یہ استعفیٰ تحریک کے مطالبات منظور کرنے کے لئے مقررہ میعاد گزر جانے کے بعد دیئے گئے ہیں۔ استعفوں میں کہا گیا ہے کہ استعفے اس لئے دیئے گئے ہیں کہ سندھ میں امن و امان کی صورتحال خراب سے خراب تر ہوتی جارہی ہے۔ دوسرے سندھ حکومت حیدر آباد انتظامیہ کے خلاف کارروائی میں ناکام رہی ہے۔

★ وفاقی وزارت ریلوے اس ماہ لاہور کے دو سو یتیم اور مستحق بے روزگار افراد کو ریلوے میں براہ راست بھرتی کر رہی ہے۔

★ ماسکو ریڈیو نے یوم مئی کے موقعہ پر پاکستان اور روس کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ قیام پاکستان کے وقت روس نے پاکستان کو ایک لاکھ ۲۰، ہزار ٹن اناج پہنچایا تھا۔

★ عالمی بینک نے پاکستان میں ٹیکسٹائلز کی نئی صنعتیں لگانے پر پابندی لگانے کی سفارش کی ہے۔

★ پی آئی اے کے پائلٹوں نے تاحال اپنی ہڑتال مکمل طور پر ختم نہیں کی چنانچہ اندرون ملک اور بیرون ملک مزید پروازیں منسوخ ہوئیں۔ چودہ اپریل سے اب تک جاری رکھی جانے والی اس ہڑتال مہم کے دوران اب تک ۱۰۰، پروازیں منسوخ ہو چکی ہیں جسکی وجہ سے مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔

★ عالمی بنک اور بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن نے بھارت کے لئے ۶۲ کروڑ ڈالر کے قرضوں کا اعلان کیا ہے۔ اس رقم سے تیل اور اسکی متعلقہ چیزوں کی اندرون ملک نقل و حمل کیلئے ایک پراجیکٹ شروع کیا جائے گا۔

★ ہیروئن کے بین الاقوامی سیکنڈل میں بعض اہم شخصیتوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سابق صدر کے پائلٹ کو بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جس نے اہم رازوں سے پردہ اٹھایا ہے۔

★ اندرا گاندھی قتل کیس کی سماعت ۱۵، مئی سے دوبارہ شروع ہو رہی ہے۔ مزید چار سکھوں پر فردِ جرم عائد کی گئی ہے۔

★ وفاقی وزیر مملکت برائے صنعت نے کہا ہے کہ نئی صنعتی پالیسی کے تحت ملک سے بیروزگاری ختم کرنے کے لئے صوبہ سرحد، بلوچستان، آزاد کشمیر میں نئی صنعتیں لگانے والوں کو آٹھ سال کے لئے اور دیگر پسماندہ علاقوں میں چار سال کے لئے ٹیکس معاف ہوگا۔

★ حکومت نے حال ہی میں مختلف اہم اداروں میں ٹریڈ یونین سرگرمیوں پر سے پابندی اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔ ان میں پی آئی اے، پاکستان ٹیلیویژن کارپوریشن اور پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن شامل ہیں۔

★ وزیر اعظم ہاؤس راولپنڈی کے قریب دن دھاڑے ڈاکہ میں حبیب بنک کی وین لوٹ لی گئی۔ ۵ مسلح ڈاکوؤں نے وین کے ڈرائیور کو فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا اور ۵۵ لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ احتجاجاً تمام بنکوں میں کاروبار بند رہا۔ اسی طرح شیخوپورہ میں سول کوارٹرز روڈ پر حبیب بنک کی ایک شاخ میں تین مسلح ڈاکو بنک کے عملے کو اسلحہ دکھا کر ۴۰ ہزار روپے نقد لوٹنے میں کامیاب ہوگئے۔ ملزمان کا سراغ نہیں مل سکا۔

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو پرائم منسٹر ہاؤس کی تعمیر مکمل ہونے پر آئندہ ماہ اسلام آباد منتقل ہو جائیں گی۔

★ گذشتہ روز ہیروئن کے بارے میں پاکستان ٹیلی ویژن پر دکھائی جانے والی فلم کی طرز پر مزید فلمیں اردو ٹائیٹل کیساتھ دکھائی جائیں گی۔ فلموں میں پاکستان کی اہم سرکاری و سیاسی شخصیات کے ہیروئن کے دھندے میں ملوث ہونے کے ثبوت موجود ہیں۔

★ حال ہی میں اخباری کاغذ کی درآمد پر جو تین ہزار روپے فی ٹن درآمدی ڈیوٹی لگائی گئی ہے اس پر پیپر تیار کرنے والے اداروں کی ایسوسی ایشن کے علاوہ دیگر ایسوسی ایشنز جو صارفین میں شامل ہیں نے سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔